(

لفظ

بہت سے حروف تہجی مل کر ایک لفظ بناتے ہیں۔لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)**کلمہ** اور (۲) **مہمل**

(۱) کلمہ

کلمہ وہ منفرد لفظ ھے جسکے کچھ معنی ہوں۔یعنی حروف کے ایک ایسے مجموعے کو کلمہ کہا جاتا ہے جس سے کسی بات کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آئے۔

جیسے: ۱-**حامد ماں باپ** کا اکلوتا **بیٹا** ہے

۲ -**مودی جی ترقی** کر رہے ہیں۔

(۲)مہمل

مہمل الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہا جاتا ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں.

جیسے:

۱ کھانا **وانہ** کھایا ہوگا

۲ –آپ نے پانی **وانی** پی لیا؟

ان دو جملوں میں **"وانہ**" اور **"وانی**" مہمل ہیں

کلمہ کی چھ قسمیں ہیں

(۱) اسم

اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص،جگہہ ،یا چیز کا نام ہو ۔

مثلاً۔: **استاد شاگرد** کو پڑھاتا ہے،**حمید** کے **ہاتھ** سے **پرندہ** اڑ گیا،**ذاکر ہندوستان** کا **بادشاہ** ہے۔

اُوپر کی مِثالوں میں **اُستاد، شاگِرد، حمید، ہاتھ پرندہ ،ذاکر، ہِندُوستان** اور **بادشاہ** ناموں کو ظاہر کرتے ہیں۔یہ سبھی اِسم ہیں۔

(۲)فعل

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا پایا جائے۔

فعل کی دوقسمیں ہیں۔

۱ **فعل ناقص**-:وہ فعل ہے جس سے صرف کسی شخص کی حالت کا پتہ چلے۔ اس کا کوئی کام ظاہر نہ ہو۔

مثلاً:-وہ بیمار تھا، میں خوش ہوں، ہم اگلے اتوار کو یہاں ہونگے. ان جملوں میں تھا، ہوں اور ہونگے فعل ناقص ہیں۔

۲ فعل تام:-وہ فعل ہے جس سے کسی اسم کے کام کرنے کا پتہ لگے.
مثلا-:شام اسکول گیا تھا،ہم رات کو سوتے ہیں،وہ تھوڑی دیر کے بعد کھانا کھائے گا۔

(۳) حرف

حرف وہ کلمہ ہے جو جملے میں دوسرے کلمات کو باہم ملانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلا-:خدا نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا، اس آم کا ذائقہ کھٹا ہے،اپنے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو،اس نے بڑی محنت کی لیکن کامیاب نہ ہوا،
ان اوپر کی مثالوں میں **اور ،کو ،کا ،کے ساتھ، لیکن**، ایسے کلمات ہیں جو نہ اسم ہیں، نہ صفت، نہ ضمیر ،نہ فعل بلکہ ایسے کلمات ہیں جو اجزائے کلام کو ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے ہیں ایسے کلمات کو حرف کہتے ہیں۔

(٤) صفت

صفت وہ کلمہ ہے جس سے ظاہر ہو کہ کوئی چیز یا شخص کس طرح کا ہے-یہ ظاہر نہ ہو کہ وہ کام کیا کرتا ہے-یعنی صفت کسی اسم کی صرف خوبی یا بدی بیان کرتی ہے-
مثلا-:عقلمند آدمی وقت ضائع نہیں کرتا،محنتی شخص بھوکا نہیں مرتا،مجھے ہرا رنگ پسند ہے-
اوپر کے جملوں میں-'**عقلمند،محنتی،ہرا**' ایسے کلمے ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ آدمی ،شخص ،اور رنگ کس طرح کے ہیں-اس قسم کے کلموں کو صفت کہتے ہیں-اور جس کی صفت کی جائے اسے موصوف کہتے ہیں .

(٥) متعلق فعل

متعلق فعل وہ کلمہ ہے جو فعل یا کام کرنے سے متعلق کچھ بتائے-
مثلا-:اچھا لڑکا خوب کام کرتا ہے،اشرف اچانک راستہ بھول گیا،
ان جملوں میں '**خوب**' اور' **اچانک**' ایسے کلمے ہیں جو فعل یا کام کرنے سے متعلق کچھ بتاتے ہیں یعنی کام کیسے ہوا ۔ایسے کلموں کو متعلق فعل کہتے ہیں۔

(٦) ضمیر

ضمیر وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیا جائے.
مثلا –:شام نے علی کو دیکھا کہ وہ دھوپ میں بیٹھا ہے۔شام آگے بڑھا اور اس سے کہا کہ میں آ گیا ہوں-کوئی خدمت فرمائیں-علی نے جواب دیا-"تو میرے آگے سے ہٹ جا."
اوپر کے جملوں میں **وہ، اسے ،میں، اور میرے**، ایسے کلمے ہیں جو کسی اسم کی بجائے استعمال کیے گئے ہیں-"**وہ** "علی کی جگہ، "**اسے**"بھی علی کی بجائے" **میں** "

شام کی جگہ ، "**میرے**"بھی علی کی جگہ استعمال ہوئے ہیں. جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیا جائے اسے ضمیر کہتے ہیں. اور جس اسم کی بجائے ضمیر استعمال کی جائے اسے مرجع کہتے ہیں۔
اسم کی کئی لحاظ سے مختلف قسمیں ہیں.

معنوں کے لحاظ سے اسم کی قسمیں.
معنوں کےلحاظ سےاسم کی دو قسمیں ہیں

(۱). اسم معرفہ (۲). اسم نکرہ
(۱) اسم معرفہ

اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز وغیرہ کا نام ہو۔اسم معرفہ کو اسم خاص بھی کہا جاتا ہے۔
مثلا -:سید علی گیلانی، مولانا عمرفاروق، دہلی،آسٹریلیا،مسجدالحرام،راجستھان وغیرہ۔
(۲) اسم نکرہ

اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی عام شخص، عام جگہ، عام چیز ،کے نام کو ظاہر کرے۔اسم نکرہ کو اسم عام بھی کہا جاتا ہے۔
مثلاً -:قلم، طالب علم ،ڈاکٹر، گائے، دریا، پہاڑ ،چاقو، گھڑی، مدرسہ، مسجد وغیرہ۔
جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں
(۱) مذکر (۲) مونث
(۱) مذکر

مذکر وہ اسم ہے جو نر کے لیے بولا جائے۔ یعنی نر جنس والے اسم کو مزکر کہتے ہیں۔
مثلاً -:مرد، بادشاہ ،بیٹا ،نوکر ،ہاتھی، نانا، لوہار، اونٹ وغیرہ۔
(۲)مونث

مونث وہ اسم ہے جو مادہ کے لئے بولا جائے۔یعنی مادہ جنس والے اسم کو مونث کہتے ہیں۔
مثلاً -:عورت، بہن، بیٹی، نوکرانی، نانی لوہارن، اونٹنی،وغیرہ

گنتی کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں
(۱) واحد (۲) جمع
(۱) واحد

معہد وہ اسم ہے جو کسی اسم کے صرف ایک عدد کو ظاہر کرے۔
مثلاً -:مکان ،طوطا، دوا، مدرسہ، مسجد ،وغیرہ
(۲) جمع

جمع وہ اسم ہے جو کسی اسم کے ایک سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرے۔
مثلاً -:مکانات تخائف، ادویہ ، مدارس ،مساجد، وغیرہ

جمع الجمع

جمع الجمع اس اسم کو کہتے ہیں جو جمع کا جمع ہو۔
مثلاً -:ادویات، مکانات،صحابیات ،وغیرہ
اسم جمع --:اسم جمع وہ اسم ہے جو کسی گروہ یا مجموعہ کو ظاہر کرے۔اسم جمع واحد بولاجاتاھے جمع نہیں۔
مثلاً -:فوج، ریوڑ وغیرہ

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں
١) اسم جامد ٢) اسم مصدر ٣) اسم مشتق
١)-.اسم جامد
اسم جامد وہ اسم ہے جو نہ کسی کام کا نام ہو، نہ خود کسی مصدر سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے اور کلمے بن سکتے ہوں ۔
مثلا:- پتھر ،چونا ،میز، کتاب ،قلم وغیرہ۔

٢)-.) اسم مصدر
اسم مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام کے نام کو زمانہ کے تعلق کے بغیر ظاہر کرے.
ایسے اسم خود کسی کلمے سے نہیں بنتے ہیں لیکن ان سے بہت سے کلمے بنتے ہیں۔ان اسموں کے آخر میں ‘نا’ ہوتا ہے.
مثلا:- لکھنا ،سمجھنا ،سکھانا ،تیرنا، اڑنا ،دھونا، کھانا، پینا وغیرہ

٣ –.)اسم مشتق
اسم مشتق وہ اسم ہے جو کسی مصدر سے بنا ہومثلا پکڑنا سے پکڑ، پکڑنے والا وغیرہ۔لکھنے سے لکھائی، لکھنے والا ،لکھا ہوا وغیرہ۔

آئیے مثالوں سے سمجھتے ہیں
(١)حامد، دوات، درخت ،میز

(٢) جانا، نکلنا، پڑھنا،کھانا ،بولنا
(٣) پڑھنے والا، کھانےوالا ،بولنے والا، پڑھائی، بول

نمبر ١ میں حامد، دوات، درخت، اور میز ایسے اسم ہیں جو نہ تو کسی اور کلمے سے بنے ہیں اور نہ ہی ان سے کوئی اور کلمۂ منفرد بن سکتا ہے ایسے اسم، **اسم جامد** کہلاتے ہیں

نمبر ۲ میں میں جانا، نکلنا، پڑھنا، اور بولنا ایسے اسم ہیں جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنے مگر ان سے اور کلمے بنائے جاتے ہیں ۔مثلاً۔: جانا، سے جاتا ہے،جائے گا،جانوروں ایسے اسم ہیں جن سے اور کلمے بنائے جائیں۔ایسے اسم، **اسم مصدر** کہلاتے ہیں

نمبر ۳ میں پڑھنے والا ،کھانے والا ،اور بولنے والا، پڑھائی اور بول ایسے اسم ہیں جو پڑھنا ،کھانا اور بولنا مصدروں سے بنے ہیں۔ایسے اسم جو مصدر سے بنائے جائیں، **اسم مشتق** کہلاتے ہیں۔مصدر سے فعل بھی بنائے جاتے ہیں۔

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں

(۱) اسم علم (۲) اسم ضمیر (۳) اسم اشارہ (٤)اسم موصول

(۱) اسم علم

اسم علم وہ خاص نام ہے جس سے کوئی شخص ، یا جگہ یا چیز مشہور ہو۔

مثلاً -:علامہ اقبال، کوہ طور، تاج محل، سرسید احمد خان،وغیرہ

عبدالحق دسویں جماعت میں پڑھتا ہے۔سرینگر جہلم کے کنارے آباد ہے۔پیرپنجال کشمیر کا پہاڑ ہے۔

اوپر کے فقروں میں عبدالحق ایک لڑکے کا نام ہے۔سرینگر ایک خاص مشہورشہر ہے۔جہلم ایک خاص دریا کا نام ہے ۔پیرپنجال کشمیر کا خاص پہاڑ ہے۔یہ وہ نام ہے جن سے مقرر جگہیں اور چیزیں ہی پکاری جاتی ہیں۔ایسے ناموں کو علم کہتے ہیں۔-

(۲) اسم ضمیر

اسم ضمیر وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیا جائے۔

مثلاً -:ماسٹر رفیق حسین ہمیں اردو پڑھاتا ہے۔وہ بہت محنتی ہے۔ہم اس کو پسند کرتے ہیں -

ان جملوں میں۔وہ، ہم، اس، ہمیں، اسمایے ضمیر ہیں کیونکہ یہ اسموں کے بدلے استعمال ہوئے ہیں۔

(۳) اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی شخص یا جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مثلاً -:وہ پہاڑ، یہ میز، وہ دریا، یہ لڑکا وغیرہ۔ان کلمات میں ‘وہ’ اور ‘یہ’ اسماء اشارہ ہیں ۔قریب کے اشارے کے لیے "یہ" اور بعید کے لیے "وہ" کے الفاظ ساتھ اشارہ کیا جاتا ہے -

مشار الیہ :

جس شخص یا جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس سے مشارالیہ کہا جاتا ہے۔اوپر کی مثالوں میں پہاڑ ،میز ،دریا ،لڑکا، مشارالیہ ہیں

٤ اسم موصول:وہ اسم ہے جس کے ساتھ جب تک کوئی دوسرا جملہ نہ ملایا جائے تو پورا معنی نہیں دیتا ۔
مثلاً -:جو محنت کرتا ہے عزت پاتا ہے۔ آپ جو کچھ کرتےہیں ٹھیک ہے۔ جونہی ہم سکول پہنچے گھنٹی بج گئی۔
ان جملوں میں جو، جو کچھ، جو نہی اسماء موصول ہیں۔

صلہ:جو جملہ اسم موصول کے بعد آتا ہے اسے صلہ کہتے ہیں ۔
مندرجہ بالا مثالوں میں عزت پاتا ہے، ٹھیک ہے، گھنٹی بج گئی، صلہ ھیں
اسم علم کی پانچ قسمیں ہیں
(۱) خطاب (۲) لقب (۳) عرف (٤) کنیت (٥) تخلص
(۱) خطاب:وہ وصفی نام ہے جو کسی شخص کو حکومت کی طرف سے عزت افزائی کے لیے دیا جاتا ہے۔اور وہ پھر اسی نام سے مشہور ہو جاتا ہے۔
مثلاً –:سرسید احمد خان،سر محمد اقبال،شمس العلماء محمد حسین آزاد وغیرہ۔
ان مثالوں میں ‘سر’کاخطاب سرسید احمد خان اور علامہ اقبال کو، کو ‘شمس العلماء’ کا خطاب محمد حسین آزاد کو ملا ہے۔’گیان پیٹھ’ رحمان راہی، ‘بھارت رتن’ کا خطاب بسم اللہ خان اور سچن ٹنڈولکر کو ، وغیرہ۔

(۲) لقب:لقب و وصفی نام ہے جو کسی خاص صفت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو جائے۔یہ وصفی نام لوگوں کی طرف سے مل جاتے ہیں۔مثلاً‘ –:خلیل اللہ،’ لقب ہے حضرت ابراہیم علیہ سلام کا، اور ‘قائد اعظم’ لقب ہے محمدعلی جناح کا،’مہاتما’ لقب ہے گاندھی جی وغیرہ ۔حضرت موسی کلیم اللہ تھے،سید الشہداء جمعہ کے دن شہید ہوئے،خدا نے خلیل اللہ کو نمرود کی آگ سے بچایا۔پہلی مثال میں حضرت موسی کو کلیم اللہ کہا گیا ہے۔۔سید شہدا امام حسین کا نام ہے جو کربلا کے میدان میں شہید ہوئے،اسی طرح خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ سلام کا نام ہے جو خدا کے پیارے تھے۔پس ایسے نام جو خاص وصف کے باعث مشہور ہو جائیں ان کو لقب کہتے ہیں۔
(۳) عرف:وہ مختصر سا نام ہے جو محبت یا حقارت کی وجہ سے اپنوں اور پرایوں میں مشہور ہو جائے۔
مثلاً -:حسن علی عرف چھوٹے میاں۔میر عسکری عرف میر کلو۔عبدالرشید عرف جھنڈا اعلی درجے کا ادیب ہے۔کرتار سنگھ عرف دیالہ پان فروش ہے۔اوپر کی مثالوں میں حسن علی، میر عسکری، عبدالرشید، کرتار سنگھ، اصلی نام ہیں۔اور چھوٹے میاں ، میر کلو ، جھنڈا،ویالہ یوں ہی مشہور ہوگئے ہیں۔ایسے نام عرف کہلاتے ہیں۔اکثر اوقات اصلی نام ہی بگڑ کر عرف ہو جاتا ہے۔
(٤) کنیت:کنیت کسی شخص کا وہ نام ہے جو باپ، یا ماں، یا بیٹے کی نسبت سے رکھا جاتا ہے اور پھر اسی نام سے مشہور ہو جاتا ہے ۔
مثلاً:- ابو حنیفہ، ابن عمر،ام سلیم، ابن مریم،ابوبکر۔حقیقت میں یہ اہل عرب کا دستور ہے کہ اصلی نام کے علاوہ ایک اور نام بھی رکھتے ہیں جس میں مسمی کا باپ یا بیٹا یا ماں یا بیٹی ہونا پایا جائے۔مگر ہندوستان میں میاں بیوی کا نام نہیں لیتا۔بیوی

میاں کا نام نہیں لیتی جب ان کے اولاد ہوتی ہے تو اس کے نام کی نسبت سے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔جیسے قادر کی ماں، مجید کا باپ، بس یہی کنیت ہے۔
(۵) تخلص: یہ وہ مختصر نام ہے جو شعرا اپنے اشعار میں اپنے اصلی نام کے بدلے استعمال کرتے ہیں اور پھر اسی نام سے مشہور ہو جاتے ہیں۔مثلاً -:سر محمد اقبال اردو کے عظیم شاعر ہیں،محمد حسین آزاد محمد ابراہیم ذوق کے شاگرد تھے،عبدالرحمن راہی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں،عبدالصمد صاہب ہمارے محبوب استاد ہیں،غلام نبی فراق ایس پی کالج کے پروفیسر ہیں۔
اوپر کی مثالوں میں محمد اقبال ، محمد حسین، محمد ابراہیم، عبدالرحمن ، عبدالصمد، غلام نبی شاعروں کے نام ہیں ۔جنہوں نے اقبال، آزاد، ذوق، راہی، صاہب، اور فراق اپنے چھوٹے نام رکھے ہیں جن کو وہ اپنے شعروں میں لاتے ہیں۔انہی کو تخلص کہا جاتا ہے۔

اسم نکرہ: اسم نکرہ معنوں کے لحاظ سے اسم کی وہ قسم ہے جو کسی عام شخص، عام جگہ، چیز کے نام کو ظاہر کرے۔
مثلاً -: چاقو ، رکاوٹ ، لڑکا ، مدرسہ، معبود، ریوارڈ، سلائی وغیرہ
اسم نکرہ کی دس قسمیں ہیں
(۱) اسم ذات (۲) اسم مصدر (۳) حاصل مصدر (٤) اسم فاعل (٥) اسم مفعول (٦) اسم جمع (۷) اسم معاوضہ (۸) اسم حالیہ(9) اسم صوت (10) اسم استفہام۔

(۱) اسم ذات: اسم ذات وہ اسم ہے جو کسی چیز کا ذاتی نام ہو۔یہ نام اس چیز کو دوسری چیزوں سے الگ دکھاتا ہے۔یہ اسم ایک چیز کی حقیقت دوسری چیز کی حقیقت سے فرق ظاہر کرتا ہے۔
مثلاً -: **گھوڑا چلاک جانور ہے، بلی میاؤں میاؤں کرتی ہے، کتاب، قلم، پنسل، سلیٹ، تختی بازار سے خرید و، گائے دودھ دیتی ہے،۔اوپر کی مثالوں میں گھوڑا ، بلی، گائے، کتاب، قلم، پنسل، سلیٹ، تختی، ہر ایک چیز دوسری ذات سے جدا ہے۔ ہر ایک چیز کا نام الگ لیتے ہیں۔ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز سے جدا ہے۔یعنی جنس اور ذات کے لحاظ سے یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ایسے اسم، اسم ذات کہلاتے ہیں۔**
(۲) اسم مصدر: اسم مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کے نام کو بلا تعلق زمانہ ظاہر کرے۔
مثلاً -: **لکھنا، کرنا، توڑنا ، پڑھنا، گرانا , لڑنا، سلنا، دھونا، ہنسنا وغیرہ۔کام کے نام کو اسم مصدر کہتے ہیں۔**
اسم مصدر کے آخر میں’ نا ‘ہوتا ہوتا ہے۔مگر ہر وہ لفظ جس کے آخر میں’ نا ‘ ہو کسی کام کے نام کو ظاہر کرے اور اگر’ نا ‘ گرایا جائے تو فعل امر بن جائے۔مثلا لکھنا اسم مصدر ہے کیونکہ یہ لفظ کسی کام کے نام کو ظاہر کرتا ہے اور اگر اس کا ‘نا’ گرایا جائے تو یہ لفظ لکھ بنتا ہے جو فعل امر ہے۔ مگر چونا اسم مصدر نہیں ہے اگرچہ اس کے آخر میں ‘نا’ ہے کیونکہ یہ لفظ کسی کام کے نام کو ظاہر نہیں کرتا

ہے اور اگر اس کا ‘نا’ گرایا جائے تو یہ فعل امر نہیں بنتا ہے۔ لہٰذا چونا اسم ذات ہے اسم مصدر نہیں۔
(۳) حاصل مصدر: حاصل مصدر وہ اسم ہے جس میں مصدر کی کیفیت یا اثر پایا جائے۔ یہ اسم مصدر سے حاصل ہوتے ہیں یا بنتے ہیں۔مثلاً -:ہنسی، جگڑا، لوٹ، بگاڑ ، بِکری۔
دیکھو اوپر کے الفاظ سب حاصل مصدر ہیں اور ہنسنا، جھگڑنا، بگاڑنا ، لوٹنا ، بکِنا مصدروں سے بنائے گئے ہیں۔ایسے اسموں کو حاصل مصدر کہا جاتا ہے۔کیونکہ یہ مصادر کے کیف اور اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔
(٤) اسم فاعل: وہ اسم ہے جو اس کام کرنے والے کو ظاہر کرے جو مصدر سے نکلا ہو۔
مثلاً -:لکھنے والا، پڑھنے والا، پینے والا، دوڑنے والا، کھانے والا۔۔ ان کلموں میں لکھنے والا اس شخص کو ظاہر کرتا ہے جس سے لکھنے کا کام وقوع میں آیا ۔یعنی جو لکھے اسی طرح پڑھنے والا اس کو جو پڑھے، دوڑنے والا اس کو جو دوڑے، کھانے والا جو کھائے، پینے والا جو پیے۔اور یہ وہ کام ہیں جوان مصدروں کے معنوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے اسم اسم فاعل کہلاتے ہیں۔
(٥) اسم مفعول: اسم مفعول وہ اسم نکرہ ہے جو اس بات کو ظاہر کرے جس پر کام (فعل) واقع ہوا ہو اسم مفہول بھی مصدر سے مشتق (نکلا ہوا) ہوتا ہے۔مثلاً -:لکھا ہوا، پڑھا ہوا، دھویا ہوا ، ٹوٹا ہوا، مجبور، محکوم، مظلوم، وغیرہ یہ سب اسماء مفعول مصدروں سے نکلے ہیں۔
(٦) اسم جمع: اسم جمع وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مجموعہ یا گروہ کے نام کو ظاہر کرے اسم جمع واحد ہی استعمال ہوتا ہے اگرچہ معنی کے لحاظ سے جمع ہی ہو ۔مثلاً -:محفل، جماعت، گچھا، ریوڑ وغیرہ۔
(٧) اسم معاوضہ: اسم معاوضہ وہ اسم نکرہ ہے جو کسی کام کی اجرت یا معاوضہ کو ظاہر کرے۔ اسم معاوضہ مصدر سے نکلا ہوتا ہے ۔مثلاً -:رنگائ، سلائی، دھولای ، کٹائی، بنوائی وغیرہ۔یہ اسم بلترتیب ان مصدروں سے نکلے ہیں۔رنگنا، سینا ، دھونا، کٹانا، بنانا ۔
(8)اسم حالیہ: اسم حالیہ وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرےمثلاً:وہ لڑکا ہستے ہوئے چل رہا تھا،
آپ کھیلتے کھیلتے گر گئے،ان جملوں میں روتے ہوئے، ہنست ہوئے اور کھیلتے کھیلتے اسمائ حالیہ ہیں۔

اسم ذات:اسم ذات کسی چیز کا وہ نام ہے جس سے اس چیز کی حقیقت دوسری چیزوں سے الگ سمجھی جائے ۔

مثلاً –:گھوڑا چالاک جانور ہے ، بلی میاؤں میاؤں کرتی ہے ،کتاب قلم، پنسل، سلیٹ ،تختی بازار سے خرید و ، گائے دودھ دیتی ہے، وغیرہ وغیرہ

اوپر کی مثالوں میں گھوڑا، بلی، گائے، کتاب، قلم، پنسل، سلیٹ، تختی، ہر ایک چیز دوسری ذات سے جدا جدا ہے ۔ ہر ایک چیز کا نام الگ لیتے ہیں‌ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز سے جدا ہے۔ یعنی جنس اور ذات کے لحاظ سے یہ چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایسے اسم ،اسم ذات کہلاتے ہیں

اسم ذات کی چھ قسمیں ہیں
(۱) اسم تصغیر (۲) اسم مکبر (۳) اسم آلہ (٤) اسم ظرف (٥) اسم صوت (٦) اسم جمع

(۱) اسم تصغیر:اسم تصغیر وہ اسم ہے جس کے معنوں میں چھوٹا پن پایا جائے ۔مثلاً -:ہمارا باغیچہ پھولوں سے سجا ہوا ہے،
صندوقچہ میں کیا ہے،ڈبیا ادھر لاؤ،ڈھولک کس کی ہے،پیالی میں پانی ہے۔وغیرہ

اوپر کی مثالوں میں باغیچہ، صندوقچہ، ڈبیا، ڈھولک اور پیالی۔ سب چیزوں کے نام ہیں اور ان میں چھوٹای کے معنی پائے جاتے ہیں ایسے اسم، اسم تصغیر کہلاتے ہیں .

(۲) اسم مکبر:اسم مکبر وہ اسم ہے جس کے معنوں میں کسی قسم کی بڑائی پائی جائے ۔

مثلاً -:صدر کی سواری شہر میں سے جارہی ہے۔سر پر پگڑ بندھا ہوا ہے۔ ایک خادم چھتر کا سایہ کیے ساتھ جا رہا ہے۔

اوپر کی عبارت میں پگڑ میں پگڑی کی نسبت اور چھتر میں چھتری کی نسبت بڑائی پائی جاتی ہے ۔جس چیز کے نام میں اس چیز کی نسبت بڑائی پائی جائے اس سے اسم مکبر کہتے ہیں ۔

(۳) اسم آلہ:اسم آلہ وہ اسم ہے جس میں اوزار یا ہتھیار کے معنی پائے جائیں۔

مثلاً -:ڈھال، تلوار، بلم، پھکنی ،ڈوی ،چاقو، جھولا، اور چھلنی۔

اوپر کے دیے ہوے الفاظ سب کے سب اسم آلہ ہیں ۔یہ سب اوزار اور ہتھیار ہیں۔

(٤) اسم ظرف:اسم ظرف وہ اسم ہے جس میں وقت یا کسی جگہ کے معنی پاے جائیں ۔

۱ جس اسم میں وقت کے معنی پائے جائیں اسے ظرف زماں کہتے ہیں
۲ جس اسم میں جگہ کے معنی پائے جائیں اسے ظرف مکاں کہتے ہیں

مثلاً —-:ہم کل عید گاہ سیر کے لیئے گئے،مدرسہ کھل گیا ہے،قلمدان میں قلم رکھ دو،بت خانے میں کون ہے،
مسجد میں لوگ نماز ادا کرتے ہیں،آج عید ہے،چار بج چکے ہیں،
اوپر کے فقروں میں کل، آج ، چار بجے، سے وہ زمانہ معلوم ہوتا ہے جس میں فعل واقع ہوا ہو -جس اسم میں وقت کے معنی پائے جائیں اسے ظرف زماں کہتے ہیں-اور عید گاہ ، مدرسہ، قلمدان، بت خانہ، اور مسجد سے وہ جگہ پائی جاتی ہے جہاں فعل یعنی کام واقع ہوا ہے پس ایسے اسم ظرف مکاں کہلاتے ہیں-

(۵) اسم صوت:اسم صوت وہ اسم ہے جس میں کسی طرح کی آواز کے معنی پائی جائیں-

مثلاً —-:دھوبی پانی میں کھڑا چھو چھو کر رہا ہے،
کوا کائیں کرتا ہے،
بارش چھم چھم برستی ہے،
بلی میاؤں میاؤں کرتی ہے،
اوپر کی مثالوں میں چھو چھو، کائیں کائیں، چھم چھم، اور میاؤں میاؤں آوازوں کو ظاہر کرتے ہیں-ایسے اسم اسم صوت کہلاتے ہیں-

(٦) اسم جمع:اسم جمع وہ اسم ہے جس میں جمع کی کوئی علامت نہ ہو مگر معنی جمع کا دے .
مثلاً –:**محفل علم و ادب کا دفتر شہر کے وسط میں ہے-،**
دشمن سے لڑنے کے لیے فوج میدان جنگ میں جا رہی ہے،
ہماری جماعت کا مانیٹر عبدالمجید ہے،
اوپر کی مثالوں میں فوج، محفل، دفتر، جماعت ایسے الفاظ ہیں جو بظاہر واحد ہے مگر معنی جمع کا دیتے ہیں-یعنی ایک مجمع کو ظاہر کر رہے ہیں-ایسے اسم ، اسم جمع کہلاتے ہیں-